قرآن کا مذاکرہ

مولانا محمد فاروق صاحب مکۃ مکرمۃ

اللہ جلالہ عمانوالہ داعی ہیں:

واللَّهُ يَدْعُو إِلَى دَارِ السَّلامِ واللَّهُ يَدْعُو إِلَى الجَنَّةِ والْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ.

اللہ کا کلام دعوت ہے:

هَذَا بَلاغٌ لِّلنَّاسِ ولِيُنذَرُوا بِهِ ولِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَهٌ واحِدٌ ولِيَذَّكَّرَ أُوْلُوا الأَلْبَابِ-

مقصد نزول وحی دعوت ہے:

وأُوحِيَ إِلَيَّ هَذَا القُرْآنُ لأُنذِرَكُم بِهِ ومَن بَلَغَ

يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَى مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ لِيُنذِرَ يَوْمَ التَّلاقِ

یہاں روح سے مراد وحی ہے۔ مقصد نزولِ وحی دعوت ہے۔ سب کچھ غور کیا قرآن میں دعوت کو نہیں کیا۔

تمام انبیاءِ کرام داعی تھے:

ولِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ

وإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلاَّ خَلا فِيهَا نَذِيرٌ

حضور ﷺ داعی تھے:

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِداً ومُبَشِّراً ونَذِيراً ودَاعِياً إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وسِرَاجاً مُّنِيراً

اس امت کو داعی بنایا:

قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَا ومَنِ اتَّبَعَنِي

حالات جو انبیاء کرام علیہم السلام پر آئے وہ میدانِ دعوت میں آئے:

وهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ بِرَسُولِهِمْ لِيَأْخُذُوهُ وجَادَلُوا بِالْبَاطِلِ ہر امت نے ہر نبی کا مقابلہ کیا

علّتِ جدل:

لِيُدْحِضُوا بِهِ الحَقَّ

سببِ جدل:

إِنْ فِي صُدُورِهِمْ إِلاَّ كِبْرٌ مَّا هُم بِبَالِغِيهِ

علاج المجادلین:

فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ

وأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ

فَاصْبِرْ إِنَّ وعْدَ اللَّهِ حَقٌّ

وسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

واسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ

نتیجہ کیا آئے گا:

فَوَقَاهُ اللَّهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا کتنی بھی تدبیریں کرلیں آپ کو اللہ پاک بچالیں گے

مزاج اھل باطل تکذیب:

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ

جدل:

وجَادَلُوا بِالْبَاطِلِ

شک:

فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِّمَّا جَاءَكُم بِهِ

وارْتَابَتْ قُلُوبُهُمْ فَهُمْ فِي رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُونَ

سنتے نہیں اور لوگوں سے بھی کہتے ہیں لا تَسْمَعُوا لِهَذَا القُرْآنِ

انکار، استھزاء اور قتل، قتل کا ارادہ کرتے ہیں پھر اللہ پاک ان کو ھلاک کرتے ہیں

أسلوب دعوة الباطل:

وقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَى ولْيَدْعُ رَبَّهُ إِنِّي أَخَافُ أَن يُبَدِّلَ دِينَكُمْ فرعون دعوت دے رہا ہے

مکائد اھل باطل:

قتل کرتے ہیں فَلَمَّا جَاءَهُم بِالْحَقِّ مِنْ عِندِنَا قَالُوا اقْتُلُوا أَبْنَاءَ الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ واسْتَحْيُوا نِسَاءَهُمْ ومَا كَيْدُ الكَافِرِينَ إِلاَّ فِي ضَلالٍ

یہ پوری دنیا میں جو حالات ہیں یہ قرآن میں بیان ہیں۔ یہ ان کا آخری مرحلہ ہے حق کے ظاہر ہونے کا وقت آگیا ہے۔ ومَا كَيْدُ الكَافِرِينَ إِلاَّ فِي ضَلالٍ

أسلوب دعوة الالهية فی القرآن:

اللہ تعالی چوں کہ داعی ہیں تو اللہ کے دعوت دینے کا طریقہ قرآن میں ہے

إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لا إِلَهَ إِلاَّ أَنَا فَاعْبُدْنِي وأَقِمِ الصَّلاةَ لِذِكْرِي

اللہ اپنا تعرف کرا کے اپنی طرف بلاتے ہیں

حضرت مولانا سعید خان صاحبؒ فرماتے ہیں تعارف میں چار چیزیں ہیں:

۱۔صفات کو بیان کر کے

۲۔ نعمتوں کو بیان کر کے

۳۔ سنت کو بیان کر کے إِنَّ اللَّهَ لا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ سنت الٰہی ہے

۴۔ نظام کو بیان کر کے اللہ اپنی طرف بلاتے ہیں

نعمتوں کی آیت ہے وإِنَّ لَكُمْ فِي الأَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُّسْقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهِ مِن بَيْنِ فَرْثٍ ودَمٍ لَّبَناً خَالِصاً سَائِغاً لِّلشَّارِبِينَ ایسے ہی ولَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لا يَشْكُرُونَ جہاں آئے گا تو اس سے مراد اس سے پہلے نعمتوں کا بیان ہے

لفظ آیت کے معنی معجزے کے ہیں اللہ نے اپنی قدرت کو نبی کے ہاتھوں ظاہر فرمایا

اور آیت کے معنی آية قرآنية رَسُولاً يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا حضور ﷺ قرآن پڑھ کر دعوت دیتے تھے

آیت کے معنی دلیل آفاقی کے ہیں سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الآفَاقِ کائنات میں اللہ تعالی نے اپنی قدرت کو ظاہر فرمایا

آیت کے معنی دلیل انفسی کے ہیں ذاتِ انسانی پر اللہ پاک نے اپنی قدرت کو ظاہر فرمایا

حضور ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دعوت دی قرآن پڑھ کر فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنطِقُونَ، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دعوت دی قرآن پڑھ کر، انصار کو دعوت دی قرآن سنا کر۔

نظام اور سنۃ اللہ میں فرق کیا ہے: مولانا سعید خان صاحبؒ نے فرمایا إِنَّ اللَّهَ لا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ سنت ہے

وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ جَنَّاتٍ مَّعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ یہ نظام ہے

اللہ اپنی طرف بلاتے ہیں اس کا مطلب ہے کہ اپنے احکام کی طرف بلاتے ہیں یعنی عبادات، اخلاق، معاملات، معاشرت، قضاء عدل یہ پورا دین ہے

انبیاء کی دعوت کا طریقہ:

يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ

إِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ (حضرت عیسی علیہ السلام نے دعوت دی)

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا (نوح علیہ السلام نے قوم کو دعوت دی)

حضور ﷺ کی دعوت کا طریقہ:

تمام وہ آیتیں جو قُل سے شروع ہوتی ہیں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

یہ حضور ﷺ کو اللہ پاک فرمارہے ہیں یوں دعوت دیجیئے

پہلے فرمایا فَأَنذِرْ کیسے ڈرائیں وأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الآزِفَةِ إِذِ الْقُلُوبُ لَدَى الحَنَاجِرِ كَاظِمِينَ

یہ جو تبلیغ کی نہج ہے یہ قرآن وسنت میں ہے:

چھ نمبر قرآن میں ہے:

إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لا إِلَهَ إِلاَّ أَنَا فَاعْبُدْنِي وأَقِمِ الصَّلاةَ لِذِكْرِي (کلمہ نماز)

فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحَى (علم)

ولا تَنِيَا فِي ذِكْرِي (ذکر)

فَقُولا لَهُ قَوْلاً لَّيِّناً (اخلاق)

ومَا أُمِرُوا إِلاَّ لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ (اخلاص)

مَن رَّبُّكُمَاقَالَ رَبُّنَا الَذِي أَعْطَى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَى (دعوت)

گشت کے آداب:

يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلاةَ وأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وانْهَ عَنِ المُنكَرِ واصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الأُمُورِ

چلنا کیسے ہے:

ولا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ ولا تَمْشِ فِي الأَرْضِ مَرَحاً

واقْصِدْ فِي مَشْيِكَ واغْضُضْ مِن صَوْتِكَ إِنَّ أَنكَرَ الأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الحَمِيرِ

داعی کی آواز کو چال کو سب کو اللہ تعالی نے قرآن میں بیان فرمایا ہے

تفصیلی احکام کو تو حدیث میں بیان فرمایا ہے اجمال قرآن میں ہے أَقِمِ الصَّلاةَ

لیکن دعوت کے تفصیلی اجزاء کو اللہ تعالی نے قرآن میں بیان فرمایا ہے۔ چال کو، غم کو ويَا قَوْمِ مَا لِي أَدْعُوكُمْ إِلَى النَّجَاةِ وتَدْعُونَنِي إِلَى النَّارِ تَدْعُونَنِي لأَكْفُرَ بِاللَّهِ وأُشْرِكَ بِهِ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وأَنَا أَدْعُوكُمْ إِلَى العَزِيزِ الغَفَّارِ

جماعت کی نصرت:

واضْرِبْ لَهُم مَّثَلاً أَصْحَابَ القَرْيَةِ إِذْ جَاءَهَا المُرْسَلُونَ إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ

حبیب نجار (برھئی) اس نے صرف دو مرتبہ کہا اتَّبِعُوا المُرْسَلِينَ اللہ پاک کو یہ ادا پسند آگئی قیامت تک قرآن میں اس کا ذکر آیا اس کی دعوت کو بیان کرنے کے لیے حالانکہ وہ نبی نہیں تھا اس کی دعوت بیان ہوئی و مَا لِيَ لا أَعْبُدُ الَّذِي حضرت مولانا سعید خان صاحبؒ فرماتے ہیں یہ نہیں کہا و مالکم لا تعبدون کہا و مَا لِيَ لا أَعْبُدُ الَّذِي تبلیغ میں جو طرز ہے وہ اس سے لیا گیا ہے۔ اور ان کو شہید کر دیا تو انھوں نے یہ نہیں کہا قتلھم اللہ کہا يَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ حالانکہ انھوں نے تمنا کی تھی کہ میری قوم کو پتہ چلے اللہ پاک نے فرمایا سورۃ یس میں تمہارا ذکر قیامت تک ہو گا۔

کارگزاری:

نوح علیہ السلام نے اللہ تعالی کو کارگزاری سنائی

إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلاً وَنَهَاراً (5) فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَائِي إِلاَّ فِرَاراً (6) وإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ واسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وأَصَرُّوا واسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَاراً (7) ثُمَّ إِنِّي دَعَوْتُهُمْ جِهَاراً (8) ثُمَّ إِنِّي أَعْلَنتُ لَهُمْ وأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَاراً

أسلوب دعوة الالهية:

هُوَ اللَّهُ الَّذِي

هُوَ الَّذِي

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ

الْقَارِعَةُمَا القَارِعَةُ

إِذَا وقَعَتِ الوَاقِعَةُ

الْحَاقَّةُ مَا الحَاقَّةُ

تَبَارَكَ الَذِي

یہ سب أسلوب دعوة الالهية ہیں